اذا اراد الله شيئاً هيأ اسبابه

کیفیت بجٹ سالانہ مدرسۃ العلوم

علیگڈھ

بابت سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۳ع بمقابلہ سنہ ۱۸۹۴-۹۸ عیسوی

جو اجلاس بجٹ میٹنگ منعقدہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۰۳ع

مین ٹرسٹیان کالج کے

ملاحظہ کیلئے آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم نے پیش کی

باہتمام خاکسار سعید احمد

مطبع احمدی علی گڈھ مین طبع ہوئی

کیفیت پنجسالہ مدرسۃ العلوم علیگڈھ

بابت

سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۳ء بمقابلہ سنہ ۱۸۹۴-۹۸ء

جو

اجلاس بجٹ میٹنگ منعقدہ ۴-اگست سنہ ۱۹۰۳ء میں

ٹرسٹیان کالج کے

ملاحظہ کے لیے آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم نے پیش کی

باہتمام خاکسار سعید احمد

مطبع احمدی علی گڈھ مین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنج سالہ کیفیت ترقی مدرسۃ العلوم علیگڈھ

بابت سنہ ۱۸۹۸-۱۹۰۳ عیسوی

بمقابلہ پنج سالہ گذشتہ سنہ ۱۸۹۴-۱۸۹۸ ع

۱ — ۲۷ - مارچ سنہ ۱۸۹۸ ع کو جب سر سید احمد خاں بانی و آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ نے انتقال کیا اُسوقت کالج کی نہایت نازک حالت تھی، اور اُسکو ہر طرح کی مشکلات کا سامنا تھا - ٹرسٹیوں میں باہمی اتحاد اور اتفاق نہ رہا تھا، پبلک کے دلوں میں اُس کی طرف سے نہایت بے اعتمادی پیدا ہوگئی تھی - اور گورنمنٹ جو اس کالج کی پیٹرن ہے اُسکو بھی نہایت تردد تھا، اور اس کالج کا اُن اصول پر قائم رہنا بیک طرف اُسکا فی نفسہ قائم رہنا بھی معرض خطر میں تھا - چنانچہ ۲۳ - جولائی سنہ ۱۸۹۸ ع کو جب ہز آنر سر جیمیز ڈگنس لاٹوس لفٹنٹ گورنر

بہادر اس صوبہ کے کالج میں تشریف لائے اور سرسید میموریل فنڈ کیطرف سے انکو ایڈریس دیا گیا، تو اُس میں کالج کی حالت ان لفظوں میں بیان کی گئی تھی۔

"کالج کی موجودہ حالت کا موازنہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس حالت پر اس کالج کو سرسیّد مرحوم نے اپنے آخری پانچ سال میں پہنچا دیا تھا، اُس حالت پر بھی اُس کا قائم رہنا ممکن نہیں ہے تا وقتیکہ ایک بڑی رقم روپیہ کی اسکے کیپٹل فنڈ میں زیادہ نہ کی جاسے۔ سرسیّد کی وفات کے وقت کالج کے ذمّہ تقریباً پچاس ہزار روپیہ قرض تھا، اور اس قرض کی بدولت ایک بڑی رقم سود کی اسوقت دینی پڑتی ہے۔ اسکے علاوہ کالج کے ذمّہ تقریباً تیرہ ہزار روپیہ کا ایک اور قرضہ ہے، اور باوجودیکہ ایک یورپین پروفیسر کی جگہ کالج میں خالی ہے، تاہم ماہواری اخراجات اسوقت آمدنی سے قریب تین سو روپیہ کے زیادہ ہیں۔ اور باوجودیکہ نہایت کفایت شعاری سے یہ زیادتی کم کی گئی، مگر اب بھی کالج اس قابل نہیں ہوا کہ ایک اور یورپین پروفیسر کو بلا سکے، یا اُس قرضہ کو ادا کرسکے جو اُسکے ذمّہ روزمرّہ کے اخراجات کی وجہ سے عائد ہوتا جاتا ہے۔ اس قرضہ کو ہم صرف اپنی آمدنی کی بچت ہی سے ادا کرسکتے ہیں۔ جب تک کالج کو کچھہ اور روپیہ نہ ملسکے اسکی حالت صرف ایسی ہی خراب نہ رہے گی جیسی کہ اب ہے، بلکہ اُسکو مجبوراً اپنے

اُس درجہ سے تنزل قبول کرنا پڑے گا جو اُس نے سرسید کی آخری عمر میں حاصل کر لیا تھا۔"

اور ہز آنر سر انٹونی مکڈانل لفٹنٹ گورنر بہادر نے ۲-جنوری ۱۸۹۹ء کو ٹرسٹیوں کے ایڈریس کے جواب میں جو اسٹریچی ہال میں دیا گیا تھا، فرمایا تھا کہ "اسوقت اس کالج کی حالت نہایت نازک ہے، اور ہر طرح کی مشکلات کا سامنا ہے، اور کسی موقع پر جو اس انسٹیٹیوشن کی تاریخ میں کبھی پیدا ہوا ہے صلاح کی ضرورت آج سے زیادہ اشد نہیں ہوئی ... ٹرسٹیوں میں باہمی اتحاد اور اتفاق نہیں ہے، اور ہمیں اس بات کے کہنے پر مجبور ہوں کہ بعض بعض لوگوں میں اعتدال بھی نہیں ہے، جس کی وجہ سے اُن اصول پر جو اُسکے بانی نے قائم کئے تھے کالج کا وجود ہی مخدوش حالت میں ہو گیا ہے، اور انہیں حالات کی وجہ سے پبلک کے دل میں قدرتی طور سے اس انسٹیٹیوشن کی طرف سے بے اعتمادی پیدا ہو گئی ہے ... اور لوگوں کو یقین ہے کہ موجودہ انتظام کا سسٹم قابلِ اطمینان نہیں ہے، جس کی وجہ سے اب تک ایسی ضرورت کے وقت میں بھی وہ کالج کی پوری پوری مدد کرنے سے ہاتھ کھینچے ہوئے ہیں۔ یہ خیال اُسوقت پیدا ہوا تھا جبکہ ۱۸۹۵ء کا غبن لوگوں پر ظاہر ہوا، اور جتنے سال گذرتے گئے اُتنا ہی یہ خیال بھی پختہ ہوتا گیا۔"

(۲) ۱۸۹۵ء میں کالج نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی پر پہونچ گیا تھا اور جوق جوق طالب علم اسکول اور کالج میں داخل ہونے کے لئے چلے آتے تھے، مگر اُسی سال

بدنصیبی سے غبن کا معاملہ ظاہر ہوا، اور لوگوں میں بے اعتمادی پیدا ہوگئی۔ اور ایکسال ہی کے اندر بے اعتمادی کے نتیجے ظاہر ہونے لگے۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء میں جو تعداد طلبہ کی (۵۶۵) تک پہونچ گئی تھی، وہ سرسید کی زندگی ہی میں ایکسال کے بعد یعنی ۱۸۹۷ء میں (۳۷۲) رہگئے اور ۲۱۔ مارچ ۱۸۹۸ء کو جبکہ سرسید نے انتقال کیا یہ تعداد اور بھی گھٹ گئی اور صرف (۳۴۳) طالب علم رہگئے" اور بورڈر جو ۱۸۹۵ء میں (۳۳۳) ہو گئے تھے، گھٹ کر فقط (۲۲۹) رہگئے۔ اور بیک صاحب اپنی رپورٹ سالانہ ۱۸۹۹ء میں لکھتے ہیں کہ "جولائی میں سرسید کی وفات کے بعد میں نے شمار کیا تھا تو بورڈروں کی تعداد میں (۴۰) کی اور کمی ہوگئی تھی"۔

(۳)۔ طالب علموں کی کمی اور غبن کی وجہ سے جو قرضہ سودی ہوگیا تھا اور چندوں کے ملنے میں جو کمی ہوگئی تھی اسکا بہت بڑا اثر کالج کی مالی حالت پر پڑا، اور سب سے زیادہ خطرہ جو کالج کی نسبت پیدا ہوا، وہ مالی حالت کا خراب ہونا یعنی آمدنی سے خرچ کا زیادہ ہونا، بڑی بھاری رقم سود میں ادا کرنا، اور بیرونی مدد کا بند ہو جانا تھا۔ اُسوقت کی فنانس کی موجودہ نازک حالت کو بیک صاحب پرنسپل و رجسٹرار کالج نے اپنی سالانہ رپورٹ ۱۸۹۸ء میں اس طرح سے بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "سرسید کی وفات کے وقت کالج کے ذمہ درجنوں آدمیوں کا قرضہ تھا۔ اسٹاف کے ممبروں کی تنخواہیں، اینٹوں والوں، کپڑے والوں، معماروں، باغبانوں، قلیوں، چھاپنے والوں، کتب فروشوں، اور ڈینچر

کے خریداروں کا روپیہ ادا کرتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کی فہرست کبھی ختم نہو گی، ہر روز قرضخواہوں کا کالج میں ہجوم رہتا تھا، اور وہ غل مچاتے تھے کہ ہم فاقہ مرتے ہیں، یا غضبناک خطوط تحریر کرتے تھے۔ اسکے علاوہ اگرچہ پروفیسر آرنلڈ کالج سے چلے گئے تھے، کالج کے اخراجات تین سو یا چار سو روپیہ ماہوار آمدنی سے زیادہ تھے۔ ماسوا اسکے حیدر آباد سے چار ماہ تک روپیہ نہیں ملا، پٹیالہ اور سر سالار جنگ اسٹیٹ سے بھی کچھ وصول نہوا۔ اسلئے کالج کا کام چلانا بغیر اسکے کہ تنخواہیں بالکل ادا نہ کی جاویں بہت مشکل تھا۔"

۴۔ مگر قوم اور کالج کی خوش نصیبی تھی کہ گورنمنٹ اور پبلک نے اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچا لیا، اور انکی مدد سے ہماری کشتی تلاطم سے نکلکر سلامتی سے کنارہ پر پہونچ گئی، پانچ برس کے بعد اب اسکی وہ عمدہ حالت ہے جو کسی زمانہ میں نہ تھی، اور جس سے آیندہ کے لئے بڑی بڑی اُمیدیں ہیں۔

۵۔ کالج نے بعد وفات سر سید کے جو پانچ برس گذرے اُس میں جو ترقی کی ہے اُسکا مقابلہ اس مختصر رپورٹ میں پچھلے پانچ برس سے کیا گیا ہے" تاکہ معلوم ہو کہ پنجسالہ حال میں بہ نسبت پنجسالہ گذشتہ کے کالج کے ہر صیغہ میں کیسا نمایاں فرق ہوا۔ اور اس رپورٹ کے ضمیمہ میں چند نقشے ایسے شامل کئے گئے ہیں جنکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بلحاظ تعداد طلبہ کے، اور بلحاظ نتائج امتحانات یونیورسٹی کے، اور بلحاظ مالی حالت کے کالج نے

کیسی نمایاں ترقی کی ہے۔

۶۔ یہ بیان کرنا ایک دلچسپی ہے کہ طلبہ صرف ایک ہی مقام سے نہیں آئے بلکہ تقریباً ہر اضلاع ہندوستان سے۔ اور نہ صرف ہندوستان سے بلکہ اُن دور دراز مقامات سے جو ہندوستان سے باہر ہیں آئے۔ اگر موجودہ حالت کا گذشتہ دس برس سے مقابلہ کیا جاے تو یہ معلوم ہوگا کہ اُن اضلاع سے جہاں سے کہ تعداد طلبہ کی کم یا بالکل نہیں آئی تھی اب ایک بڑی تعداد ہے۔ جیساکہ نقشہ مفصلۂ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

سنہ	آگرہ	اودھ	پنجاب	بنگال بہار	مدراس	بمبئی	حیدرآباد دکن	ممالک متوسط	پٹیالہ	دوسری ریاستیں
۱۸۹۳	۲۱۸	۰۰۰	۸۷	۸	۰۰۰	۲	۶	۵	۳	۱۴
۱۹۰۳	۲۲۰	۸۱	۸۶	۴۴	۱۵	۱۲	۱۵	۱۴	۹	۳۵

* ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء کو اسکول کھولا گیا اور یکم جون ۱۸۷۵ء سے اسکول کلاس اور یکم جنوری ۱۸۷۸ء سے کالج کلاس قائم ہوئی۔

یکم جنوری ۱۸۷۸ء سے یہ مدرسہ یونیورسٹی کلکتہ میں فرسٹ آرٹس کی امتحان تک اور یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے بی اے کلاس کے امتحان تک اور یکم جنوری ۱۸۸۳ء سے قانونی امتحان میں افلیٹ ہوگیا۔

الہ آباد یونیورسٹی سے بھی یہ کالج ۱۸۸۸ء میں ایم اے کی درجہ تک اور ۱۸۹۹ء میں لا کلاس کی ایل ایل بی ڈگری کے امتحان تک حسب ضابطہ افلیٹ ہوگیا۔

۱۸۸۴ء سے یہ مدرسۃ العلوم کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان ایف اے انٹرنس کے لئے اور ۱۸۸۹ء سے الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس اور انٹرمیڈیٹ کے لئے سنٹر ہوگیا وہ امتحان ہمارے کالج اور قرب و نواح کے کالجوں کے طالب علموں کے اسی جگہ ہوتے ہیں۔

(۷)- یہ بھی غور کرنیکے لائق ہے کہ قریب تین سو لڑکوں کے جو سکول بورڈرہیں ایسے خاندانوں کے ہیں، جو کم سے کم پچیس روپیہ مہینہ خرچ تعلیم کا برداشت کرتے ہیں - اور بعض تو نوابوں اور نہایت مشہور خاندانوں کے ہیں - مثلاً ایک نابالغ راجہ ناگپور کے ہیں - اور چار لڑکے نواب مرشد آباد کے خاندان کے ہیں، اور دو لڑکے نواب ڈھاکہ کے خاندان کے ہیں، اور تین نواب بنگنہ پلی علاقہ مدراس کی، اور تین لڑکے نواب سورت کے، اور چار لڑکے خاندان نواب منگرول علاقہ کراچی کے، اور ایک صاحبزادہ نواب سچین کے جو ایک خودمختار ریاست علاقہ بمبئی میں ہے -

نتائج امتحان یونیورسٹی

(۸)- پنج سالہ حال (سنہ ۱۸۹۸-۱۹۰۳ء) میں بمقابلہ پنج سالہ گذشتہ (سنہ ۱۸۹۴-۹۸ء) کے مدرسۃ العلوم علیگڈہ سے جتنے طالب علم مختلف درجوں میں مختلف یونیورسٹیوں کے امتحانوں میں پاس ہوئے اُن کی تعداد بہ تفصیل ہندو اور مسلمان کے مقابل کے صفحہ پر درج ہے -

جماعت	سن	تعداد پاس شدہ ہنود	تعداد پاس شدہ مسلمان	تعداد پاس شدہ میزان	اوسط سالانہ ہنود	اوسط سالانہ مسلمان	اوسط سالانہ میزان	فیصدی ہنود بمقابلہ میزان
انٹرنس	۱۸۹۸-۱۸۹۴	۹	۸۶	۹۵	۱ر۸	۱۷ر۲	۱۹	۹ر۴
"	۱۹۰۳-۱۸۹۹	۱۸	۶۳	۸۱	۳ر۶	۱۲ر۶	۱۶ر۲	۲۲ر۲
فرسٹ آرٹس	۱۸۹۸-۱۸۹۴	۱۸	۸۵	۱۰۳	۳ر۶	۱۷	۲۰ر۶	۱۷ر۴
"	۱۹۰۳-۱۸۹۹	۱۴	۱۰۴	۱۱۸	۲ر۸	۲۰ر۸	۲۳ر۶	۱۱ر۸
بی-اے	۱۸۹۸-۱۸۹۴	۱۲	۷۷	۸۹	۲ر۴	۱۵ر۴	۱۷ر۸	۱۳ر۴
"	۱۹۰۳-۱۸۹۹	۷	۱۱۰	۱۱۷	۱ر۴	۲۲	۲۳ر۴	۵ر۹*
ایم اے	۱۸۹۸-۱۸۹۴	۰	۷	۷	۰	۱ر۴	۱ر۴	۰
"	۱۹۰۳-۱۸۹۹	۱	۱	۲	ر۲	ر۲	ر۴	۵۰
ڈی ایس سی	۱۹۰۳-۱۹۰۱	۱	۱	۲	ر۳	ر۳	ر۶	۵۰
ایل-ایل بی	۱۸۹۸-۱۸۹۴	۴	۱۸	۲۲	ر۸	۳ر۶	۴ر۴	۱۸ر۱
"	۱۹۰۳-۱۸۹۹	۲	۳	۵	ر۴	ر۶	۱	۴۰

اس رپورٹ کے ضمیمہ میں نقشہ نمبر ۲ شامل ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جب سے کالج قائم ہوا ہے اب تک کالج کے پاس شدہ طالب علموں کی تعداد کیا ہے۔

(۹) اگر علیگڈھ کالج کے پاس شدہ طالب علموں کی تعداد کا مقابلہ کل ہندوستان کے

پاس شدہ مسلمانوں سے کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ علیگڈھ کالج مسلمانوں کی تعلیم کا مرکز ہوتا جاتا ہے اور کل ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے وہ ایسا درسگاہ ہے کہ زیادہ حصہ مسلمان تعلیم پانیوالوں کا اسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور بہ نسبت تمام ہندوستان کے کالجوں کے اسی سے زیادہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔

مفصلہ ذیل نقشہ کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ آخری پنجسالہ میں بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے میں جتنی ڈگریاں ہندوستان کے کل کالجوں سے مسلمانوں نے پائیں اُس کا چہارم حصہ صرف علی گڈھ کالج کے طالب علموں کا ہوا۔ اور الہ آباد یونیورسٹی سے جسقدر مسلمان گریجویٹ ہوئے اُنمیں سے فیصدی ۵۹ علیگڈھ کالج کے مسلمان تھے۔

سنہ	تعداد ڈگری یافتہ مسلمانوں کی کل یونیورسٹیوں میں: کلکتہ	مدراس	بمبئی	پنجاب	الہ آباد	میزان	تعداد ڈگری یافتہ علیگڈھ کالج [illegible]	نسبت فیصدی علیگڈھ کے: [illegible]	[illegible]
۱۸۹۳-۹۷	۱۰۷	۲۶	۱۸	۷۷	۱۶۵	۳۹۳	۷۷	۱۹٫۵	۴۶٫۶
۱۸۹۸-۱۹۰۲	۱۲۱	۱۸	۲۴	۱۲۳	۱۹۲	۴۷۸	۱۱۳	۲۳٫۷	۵۸٫۸

سنہ ۱۹۰۳ع کے ڈگری یافتوں کی تعداد دوسرے کالجوں کی معلوم نہیں ہوئی اسلئے سنہ ۱۹۰۲ع تک جو ڈگری یافتہ ہوئے اُنکی تعداد درج کی گئی۔

اس رپورٹ کے ضمیمہ میں ایک نقشہ نمبر ۲ شامل ہے جسکے دیکھنے سے معلوم

ہوگا کہ جب سے کالج قائم ہوا ہے ابتک بمقابلہ کل کالج ہاے ہندوستان کے علیگڈھ کالج سے کتنے مسلمان گریجوئٹ ہوئے -

مالی حالت

(۱۰) کالج کی مالی حالت جو ۱۸۹۸ء میں تھی اُسکا مختصر بیان اوپر ہو چکا ہے - اب موجودہ حالت اُسکی نہایت اطمینان کے قابل ہے اور اس پانچ برس میں بمقابل گذشتہ پانچ برس کے نمایاں ترقی ہوئی ہے -

کالج کی آمدنی دو قسم کی ہے ایک تو خاص کالج کی وہ آمدنی جو لڑکوں کی فیس اور کرایہ بورڈنگ ہوس اور گرانٹ ان ایڈ سے کالج کے معمولی مصارف کے لئے ہوتی ہے دوسری وہ آمدنی جو واسطے تعمیرات اور وظائف اور سرمایہ کے چندہ سے ہوا کرتی ہے - پہلی قسم کی آمدنی ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں [illegible] تھی اور ۱۹۰۲ء میں یک لکھ [illegible] ہوگئی یعنی بقدر [illegible] کے بڑھگئی اور دوسری قسم کی آمدنی پانچ برس گذشتہ میں [illegible] روپیہ ہوئی تھی اور دوسرے پنجسالہ میں ۵ لکھ [illegible] ہوگئی -

پہلی قسم کی آمدنی کی تفصیل بابت ۱۸۹۸ء و ۱۹۰۳ء کے اور نیز اوسط سالانہ آمدنی بابت پنجسالہ اول و دوم کے گوشوارہ سے معلوم ہوگی جو صفحہ ہذا کی پشت پر درج ہے -

تفصیل ابواب	آمدنی				بیشی	
	اوسط سالانہ بابت پنجسالہ اول	اوسط سالانہ بابت پنجسالہ دوم	بابت ۹۹-۱۸۹۸ء	بابت ۰۳-۱۹۰۲ء	خانہ ۳ نسبت خانہ ۲ کے	خانہ ۵ نسبت خانہ ۴ کے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
گورنمنٹ گرانٹ و عطیہ ہای مقرر کردہ ریاستہا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
منافع پرامیسری نوٹ -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فیس تعلیم - -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرایہ بنگلجات و بورڈنگ ہوس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وظائف و انعام - - -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دیگر ابواب - - -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کمی [illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اس رپورٹ کے ضمیمہ میں نقشہ نمبر ۴ شامل ہے جس سے سنہ وار تفصیل آمدنی کی بابتہ پنجسالہ اول و دوم کے معلوم ہوگی -

مالی حالت کا پورا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ علاوہ اخراجات کالج کے صفائی و مرمت مکانات میں بمقابلہ پانچ برس گذشتہ کے جس میں [illegible] خرچ ہوئے تھے آخری پانچ برس میں از سنہ ۱۸۹۸ء تا سنہ ۱۹۰۲ء [illegible] روپیہ صرف کئے گئے - اگر

استقدر صرف نہ کیا جاتا تو مکانات جو پختہ نہ تھے یقیناً ابتک گر گئے ہوتے - مرمت کے علاوہ نئے مکانات بھی بنائے گئے - سات کمرے وینچرز کورٹ میں باقی تھے وہ پورے کیے گئے اور اُن میں ایک بہت بڑا ہال لڑکوں کے پڑھنے کے واسطے بنایا گیا - پختہ بارک کی غربی جانب کی لین میں ۸ کمرے جو باقی تھے وہ بنائے گئے جنکا خرچ فی کمرہ ۳۵۰۰ہوا کرتا ہے سکول میں پڑھانے کے جگہ نہ تھی اسلئے چار جدید کمرے تیار کیے گئے - مسجد کے تینوں گنبد پورے ہو گئے - ایک بڑا بورڈنگ ہوس شمالی اور غربی حصہ میں احاطہ کالج کے بن رہا ہے جو کالج کی ایک خوبصورت اور وسیع عمارت ہو گئی - اسٹریچی ہال کے دونوں طرف جو دو کمرے کلاس روم کے تھے وہ بھی پورے ہو گئے - شفاخانہ جس کی نہایت ضرورت تھی بن رہا ہے اُسکے لئے ۱۵۰۰۰ روپیہ کا چندہ وصول ہو گیا ہے اور وہ لارڈ کرزن کے نام سے موسوم ہو گا - احاطہ کی جالیوں کی بہت بڑی قطار بنگئی ہے اور کام جاری ہے - گیارہ ہزار روپیہ اور چندہ سے ملا ہے جس سے ایک عمدہ عمارت جدید پروفیسر کے لئے اور چند جدید پختہ کمرے بنائے جاوینگے - صدر دروازہ پر جو بالاخانہ کی عمارت بنانی تجویز ہوئی تھی اُسپر بھی کام جاری ہو رہا ہے - اور اس سال ختم ہو جائیگی -

علاوہ ان مصارف کے دس ہزار روپیہ کالج کی آمدنی سے مسز بیک کو اُنکے خاوند کی حسن خدمات کے صلہ میں دیا گیا - اور ۵۰۰ سالانہ طالب علموں کی وظیفوں میں

دیئے گئے اور بعد ان تمام اخراجات کے اخیر مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو [illegible] زر نقد
میں تھا جو تنخواہوں اور معمولی مصارف کالج کے لئے جمع رکھا گیا ہے تاکہ کسی قسم
کی وقت تنخواہوں کی تقسیم اور معمولی مصارف میں نہ ہو۔ قرضہ بنک بنگال آگرہ
وغیرہ کا جس پر سود دینا پڑتا تھا بقدر [illegible] ادا کر دیا گیا۔ [illegible] غبن شدہ
امانت کے ادا کئے گئے۔ [illegible] کے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ نئے سرسید
میموریل فنڈ کے چندہ سے خریدے گئے۔ اور چودہ ہزار سے زیادہ
ون روپی فنڈ سے وصول ہوئے۔ اور کالج کے حسابات کو کلکتہ کے نامی
فرم لولاک کمپنی کے آڈیٹر نے جو ہر سال حسابات کے جانچنے اور تصدیق کرنے
کے لئے آتا ہے باضابطہ تصدیق کیا ہے جس کی صحت میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا

اعداد متذکرہ بالا سے یہ نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱) پانچ برس میں بلحاظ طلبہ کے کالج دو گنے سے زیادہ ہو گیا یعنی بجائے ۳۴۳
کے ۷۰۳ لڑکے ہو گئے۔

(۲) پانچ برس گذشتہ میں یعنی از سنہ ۱۸۹۳ء تا سنہ ۱۸۹۷ء [illegible] چندہ میں وصول
ہوئے تھے، اور پنجسالہ آخری میں یعنی بعد وفات سرسید مرحوم کے جون
سنہ ۱۹۰۳ء تک ۵ لکھ [illegible] کی آمدنی ہوئی جس میں کالج کی بچت بھی
شامل ہے۔

(۳) کالج کی آمدنی پانچ برس گذشتہ میں ۳ لکھ [illegible] تھی، اور دوسرے

پنجسالہ میں بعد وفات سر سید مرحوم کے اسکی آمدنی ۲ لکھ [illegible] ہوگئی۔

(۴) سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء میں جبکہ سر سید نے انتقال کیا آمدنی کالج کی [illegible] تھی، اور سنہ ۰۳-۱۹۰۲ء میں یک لکھ [illegible] ہوگئی۔

(۵) منجملہ اسکے فیس کی آمدنی جو سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء میں [illegible] تھی، وہ سنہ ۰۳-۱۹۰۲ء میں [illegible] ہوگئی اور بورڈنگ ہوس کا کرایہ [illegible] سے [illegible] ہوگیا، اور وظیفوں کی آمدنی [illegible] سے [illegible] ہوگئی۔

(۶) پانچ برس میں بعد وفات سر سید کے بعد وضع اخراجات کے کالج کی معمولی آمدنی میں سے [illegible] کی بچت ہوئی۔

(۷) تنخواہوں اور مقررہ اخراجات کے بروقت ادا ہونے میں کسی وجہ سے دقت نہ پیش آنے کے خیال سے [illegible] رزرو فنڈ میں جمع کر دیا گیا ہے۔

اگر مکانات کی قلت نہوتی تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اسی عرصہ میں طلبہ کی تعداد کہاں تک بڑھتی اور مالی حالت کتنی اور بہتر ہو جاتی۔

ابھی بہت کچھ باقی ہے

۱۱- باوجود اسکے کہ نسبتاً اس آخری پانچ برس میں بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ مگر منزل مقصود ہنوز بہت دور ہے۔ جتنا کچھ ہوا اس سے بہت زیادہ ابھی کرنیکو

باقی ہے - بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ ابھی تک ہمارے کالج کی بنیاد بھی اچھی طرح
قائم نہیں ہوئی - میرے نزدیک یہ زمانہ بجاے اسکے کہ ہم اپنی کامیابی سمجھکر مطمئن
ہوں زیادہ نازک زیادہ تردد، زیادہ مستعدی دکھلانے، اور زیادہ کام کرنیکا
ہے - اور یہ میرا ہی خیال نہیں ہے - بلکہ جو دور اندیش اور بہی خواہ کالج کے
ہیں اور جنکو اصلی حالات سے واقفیت اور کالج کے اصلی مقاصد پر نظر ہے، اُن کا
بھی یہی خیال ہے - مسٹر ماریسن پرنسپل کالج ہمیشہ یہی کہا کرتے ہیں اور شب و روز اسی
فکر میں رہتے ہیں، ہمارے کالج کے سابق پروفیسر مسٹر ٹننگ نے اپنی سالانہ رپورٹ
سنہ ۱۹۰۱-۲ع میں ان ضرورتوں کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے - وہ لکھتے ہیں
کہ پیشتر اسکے کہ میں اسکول و کالج ڈیپارٹمنٹ کا زیادہ تفصیل وار حال لکھوں میں
اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ چند کلمے بطور تنبیہ کے کہوں - یہ رپورٹ جسکو امسال ٹرسٹیوں کی
خدمت میں پیش کرنیکا حق حاصل ہے اسمیں اُس ترقی اور کامیابی کا حال قلمبند ہے
جس سے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ بس اب ہر ایک چیز تکمیل کو پہونچ گئی ہے
اور کالج کی مسلسل ترقی اور بہبودی کے لئے کچھہ کرنیکی ضرورت باقی نہیں ہے -
لیکن مجھے یقین ہے کہ بجاے اسکے کہ کالج اپنی تاریخ کے ایک خطرناک زمانہ میں
پہونچگیا ہے - آیندہ اس خطرہ سے بچنا ٹرسٹیوں کی اُن کوششوں پر منحصر ہے جو کہ
وہ اس نازک وقت پر کرینگے - کالج ترقی کی اُس حد تک پہونچ گیا ہے جو موجودہ
ذرائع سے جن پر اُسکو قدرت ہے ممکن تھی - لیکن اگر کالج موجودہ رفتار سے وسعت

پذیر ہوتا رہا تو ہمکو بہت جلد کالج و اسکول دونوں کے واسطے جدید بورڈنگ ہوس اور کلاسونکے کمرے تعمیر کرانے اور اسٹاف میں اضافہ کرنیکے لئے جو طلبہ کی تعداد بڑھنے سے لابدی امر ہوگا معتد بہ رقوم کی ضرورت ہوگی - ہماری آمدنی اور خرچ میں اسقدر کم تفاوت ہے کہ اُس میں سے کسی ایسی بچت کی امید کرنا جو ضروریات کی کفیل ہو فضول ہے - اسلئے ایک خاص کوشش اسبات کی ہونی چاہیے کہ ہندوستان کے تمام حصص کے مسلمانونکو مسئلہ تعلیم کے مہتم بالشان ہونے کی طرف توجہ دلائی جائے اور اُس میں قومی کام کی دلچسپی پیدا کی جائے جس میں علی گڑھ نے نمایاں اعزاز حاصل کیا ہے - یہ چیخ و پکار کوئی بیجا خوف دلانے کے واسطے نہیں ہے کیونکہ سال گذشتہ میں بوجہ نہونے فنڈ و جائے قیام کے ہمکو ۸۰ طلبہ کو جنہوں نے ہماری کالج میں آنیکی کوشش کی تھی داخل کرنے سے انکار کرنا پڑا - یہ واقعہ حقیقت میں نہایت افسوس کے قابل ہے اور بہی خواہان قوم کی حقیقی توجہ کا محتاج ہے - اس سے کالج کی آیندہ حالت کا مسئلہ پیش نظر ہو جاتا ہے - اور ہمکو اسبات کی سوچنے کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ آیا کالج ترقی میں محدود رہیگا جیسا کہ آجکل ہے، یا بلا روک ٹوک اُس راستہ پر چلکر جسکا خاکہ سر سید اور مسٹر بیک نے کھینچا ہے اُن اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرے گا جو ان دونوں حضرات کے پیش نظر تھے، اور رفتہ رفتہ اسلامی تعلیم کا ایسا مرکز ہو جائیگا جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کیواسطے روشنی مہیا کریگا اور اُنکا رہنما ہوگا، اور زمانہ سلف کے مشہور و معروف اسلامی

دارالعلوموں سے مقابلہ کرنے کا دعوے کریگا۔"

اسکے بعد وہ کالج اسٹاف کی کمی کی نسبت لکھتے ہیں۔

"کالج کے بارہ میں اگرچہ یونیورسٹی کمیشن کے کمشنروں نے ہماری بڑی تعریف کی مگر اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انگلش اسٹاف اس عظیم کالج کی ضروریات کے واسطے کافی نہیں ہے۔ اس امر کو ٹرسٹیوں نے پیشتر اسکے کہ کمشنروں نے ہمکو اسکی طرف متوجہ کیا تسلیم کر لیا تھا۔۔۔۔۔ جس تعلیم و تربیت کی ہم علی گڈھ میں دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ بالکل انگلش اسکولوں کے نمونے و طریقہ پر ہے۔ اگرچہ میں ہرگز اُس مدد کی جو دیسی اسٹاف نہایت وفاداری اور تندہی سے دیتا ہے حقارت یا بے قدری نہیں کرتا ہوں، لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ بہت سے معاملات میں جو کالج کی لائف و کام سے تعلق رکھتے ہیں ان اشخاص کی مدد کی ضرورت ہے جو خود انگلش پبلک اسکولوں کی تربیت یافتہ اور اُن اعلی اوصاف سے جو یونیورسٹی لائف میں حاصل ہوتی ہیں بہرہ ور ہوں۔ موجودہ ترقی جو کالج کی علمی و اخلاقی و ورزشی سوسائٹیاں کر رہی ہیں، اور جو کالج کی حقیقی لائف کا بڑا جز ہیں۔ زیادہ تر اسوجہ سے ہے کہ ممبران انگلش اسٹاف مباحثوں اور ورزشوں اور اپنے شاگردوں کی عام زندگی میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اسکے ظاہر ہے کہ جب پروفیسروں کا اسٹاف اتنا ہی کم رہے گا اور طلبہ کی تعداد بڑھتی جاویگی، تو ایسے طلبار کی تعداد جو پروفیسروں کے دائرہ ارتباط و اتحاد سے خارج رہینگے ضرور بڑھتی

جائیگی - یہ امر طمانیت بخش ہے کہ ٹرسٹیوں نے اس سال اس نقص کے رفع کرنیکا انتظام کیا ہے اور ایک نئے پروفیسر کی منظوری دیدی ہے لیکن کالج اسٹاف اُسوقت تک معقول نہ خیال کیا جائیگا جب تک علاوہ اسکے ایک اور پروفیسر کا اضافہ نہو"

پھر وہ اسکول کی موجودہ عمارت کی ابتر حالت اور جدید عمارت کی ضرورت کے متعلق لکھتے ہیں -

"نہایت اشد ضروری بات جدید عمارت سکول کی تعمیر ہے - موجودہ عمارات اُس کام کے لئے بالکل ناموزوں ہیں جنکے واسطے وہ استعمال کیجاتی ہیں - وہ فوجی افسران علی گڈہ کے کہانے کے کمرونکے کہنڈر ہیں - اور اسقدر کہنہ اور شکستہ ہیں کہ اُنکی مرمت میں روپیہ صرف کرنا بالکل فضول ہے - بڑی خوش قسمتی کی بات ہوگی اگر وہ کسی دن بیخ و بنیاد سے ہم پر گر نہ پڑے - اسمیں کچھہ شک نہیں ہے کہ طلباء کی چال چلن پر خصوصًا وہ عمارات جس میں کہ وہ رہتے اور کام کرتے ہیں بڑا اثر ڈالتی ہیں - تیزی اور اعلیٰ درجہ کے کام کی اُمید ہرگز اُن طلباء سے نہیں کی جاسکتی جو میلے اور شکستہ مکانات میں جہاں روشنی کم آتی ہے کام کرتے ہوں - عمارات سکول پر جوڑ و پیوند لگانا موجودہ حالت میں روپیہ کا محض ضائع کرنا ہے - اور عارضی کچے کمرے کلاسونکے واسطے جیسے کہ سال گذشتہ میں بنائے گئے ہیں تعمیر کرانا بھی کچھہ زیادہ سودمند نہیں ہے - کلاسونکے کمرونکو جو سال گذشتہ میں بنے ہیں مرمت کی ضرورت ہے اور شکل

سے امید کیجا سکتی ہے کہ وہ چند سال اور چلیں گے - نئی عمارات اسکول کو جدید طرز پر تعمیر کرانا اشد ضروری امر ہے -

ٹرسٹیوں کی خدمت میں ضروری التماس

الحاصل موجودہ حالت کو کالج کے قابل اطمینان نہ سمجھنا چاہیئے - درحقیقت یہ زمانہ علی گڈھ کالج کی تاریخ میں نہایت نازک ہے اور اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ ترقی کے اُس درجہ کو پہونچگیا ہے جو اُسکے وسائل موجودہ کے لحاظ سے ممکن تھی اور موجودہ مشکلات نہ حل ہوسکتے ہیں نہ جو حاجتیں اور ضرورتیں کالج کے استحکام اور ترقی کے لئے ضروری ہیں وہ پوری ہوسکتی ہیں بغیر اسکے کہ ٹرسٹیان کالج اُن ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اپنی استطاعت اور اپنی حالت کے موافق کوشش کریں - اور بحیثیت ٹرسٹی ہونے کے اپنا ایک یہ بڑا فرض سمجھیں کہ کالج کے لئے روپیہ جمع کیا جاسے اور روپیہ جمع کرنے کے وسائل مہیا کئے جائیں - غالباً کوئی ایسا ٹرسٹی نہوگا جو دل سے کالج کا خیرخواہ نہو اور کالج کی ترقی نہ چاہتا ہو اور اُسکی ترقی سے اُسکے دل کو خوشی نہ ہوتی ہو - جو ترقی کالج نے کی ہے اور جسکا مختصر بیان اس رپورٹ میں کیا گیا ہے اُسے دیکھکر ہر ایک ٹرسٹی کے دل میں خوشی کے خیالات پیدا ہونگے اور آیندہ کی ترقی کے لئے بہت کچھ امیدیں اُنکے دلوں میں موجزن ہونگی - مگر اُنکو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر ہر ایک ٹرسٹی

سے اپنا قرض ادا کیا اور کالج کے لئے خاص کوششیں نہ کیں اور روپیہ جمع کرنے کے لئے زحمت گوارا نہ کی تو کالج کی موجودہ حالت بھی قائم نہ رہیگی بلکہ بجائے ترقی کے اسکا تنزل شروع ہوگا۔ اسلئے کہ نہ ہم بغیر روپیہ کے اسٹاف میں اضافہ کرسکتے ہیں نہ عمارتوں کی تکمیل ہوسکتی ہے، نہ امدادی وظائف دے سکتے ہیں، اور نہ بغیر وظائف کے کالج کلاس میں طالب علم آسکتے ہیں۔ ہمکو اتنے ضروری کام کرنے ہیں کہ انکے پورا کرنے کے لئے غیر معمولی کوشش چاہیئے۔

ہماری کالج کی ترقی اور تکمیل روپیہ پر منحصر ہے، اور جو اصلاحیں مطلوب ہیں ہم اسکے دسویں حصہ کو بھی کالج کی آمدنی کے محدود ہونیکی وجہ سے باوجود تمام کوشش اور دلسوزی کے عمل میں نہیں لا سکتے۔ اور اگر کالج کی مقررہ آمدنی ہی پر اکتفا کرنا پڑے اور خاص خاص کاموں کے لئے معقول رقم چندہ کی جمع نہو، تو کالج کی ترقی سے ناامید ہوجانا چاہیئے۔ بلکہ اس روزِ بد کے آنیکا انتظار کرنا چاہیئے، جبکہ کالج اپنی موجودہ حالت پر بھی قائم نہ رہیگا اور بجائے ترقی کے اسکا تنزل شروع ہوگا۔ اسلئے کہ اس کالج میں ہندوستان کے دور دراز مقامات سے لوگ اپنے لڑکونکو اس امید پر بھیجتے ہیں کہ یہاں تعلیم عمدہ ہوتی ہے، تربیت اچھی دیجاتی ہے، مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا انتظام ہے، انگریزی پروفیسروں کی عمدہ صحبت نصیب ہے، انمیں ارتباط و اتحاد پیدا ہوتا ہے، علمی اور دماغی اور اخلاقی ترقی کے لئے خاص خاص سوسائیٹیاں ہیں، اور ہر بات کی اچھی نگرانی کی جاتی ہے۔ اور ان سب

نقشہ نمبر ۱

تعداد طلبای مدرسۃ العلوم علیگڈھ من ابتداے سنہ ۱۸۷۵ء لغایت سنہ ۱۹۰۳ء

سنہ	اسکول			کالج			طلبا کے لا کلاس جو کالج میں نہیں پڑھتے صرف لا پڑھتے ہیں۔			[illegible]	میزان			ہندو				فیصدی ہندو طلبہ
	بورڈر	ڈے اسکالر	میزان	بورڈر	ڈے اسکالر	میزان	بورڈر	ڈے اسکالر	میزان		بورڈر	ڈے اسکالر	میزان	اسکول	کالج	لا کلاس	میزان	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۸۷۵	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۴۴	.	.	.	.	
۱۸۷۶	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۱	.	.	.	.	
۱۸۷۷	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۵۸	.	.	.	۲۹	
۱۸۷۸	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۸۵	۱۰۱	۱۹۶	.	.	.	۴۳	
میزان چہارسالہ	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۴۸۱	.	.	.	۷۲	۱۴٫۹
اوسط سالانہ	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۲۰٫۲	.	.	.	۳۶٫۰	.
۱۸۷۹	.	.	۱۱۲	.	.	۱۵	.	.	.	.	۲۷	۱۰۰	۱۲۷	۲۶	۷	.	۳۳	.
۱۸۸۰	.	.	۱۶۴	.	.	۱۶	.	.	.	.	۱۴۷	۳۳	۱۸۰	۳۴	۸	.	۴۲	
۱۸۸۱	.	.	۲۳۲	.	.	۲۷	.	.	.	.	۱۷۲	۸۷	۲۵۹	۴۳	۱۵	.	۵۸	
۱۸۸۲	.	.	۲۱۹	.	.	۲۷	.	.	.	.	۱۸۲	۶۴	۲۴۶	۴۰	۱۴	.	۵۴	
۱۸۸۳	.	.	۲۱۰	.	.	۳۸	.	.	.	.	.	.	۲۴۸	۴۱	۱۸	.	۵۹	
میزان پنجسالہ	.	.	۹۳۷	.	.	۱۲۳	.	.	.	.	۵۲۸	۲۸۴	۱۰۶۰	۱۸۴	۶۲	.	۲۴۶	۲۳٫۳
اوسط سالانہ	.	.	۱۸۷٫۴	.	.	۲۴٫۶	.	.	.	.	۱۰۵٫۶	۵۶٫۸	۲۱۲٫۰	۳۶٫۸	۱۲٫۴	.	۴۹٫۲	.
۱۸۸۴	.	[illegible]	۲۲۰	.	.	۵۲	.	.	.	.	۱۶۸	۱۰۴	۲۷۲	۵۵	۲۵	.	۸۰	
[illegible]						[illegible]	.	.	.	.	۱۲۰	۱۰۰	۲۲۰	۵۳	۲۰	.	۷۳	

	.	.	٢٢٣	.	.	٥٣	.	.	.	.	١٣٤	١٣٠	٣٤٤	٤٧	٢٣	.	٩٨	
١٨٨٧	.	.	٢٠٨	.	.	٤١	.	.	.	.	١١٨	١٣١	٢٤٩	٤٨	٢٣	.	٩٠	
١٨٨٨	.	.	١٤٩	.	.	٤٩	.	.	.	.	١١٣	١٠٣	٢١٨	٩٣	٢٠	.	٨٢	
ميزان پنجساله	.	.	١٠٤٣	.	.	٢٣٤	.	.	.	.	٧٠٧	٥٦٩	١٢٧٦	٣١٤	١٠٩	.	٤٢٣	٣٣/١
اوسط سالانه	.	.	٢٠٨/٦	.	.	٤٦/٨	.	.	.	.	١٤١/٤	١١٣/٨	٢٥٥/٢	٦٢/٨	٢١/٨	.	٨٤/٦	
١٨٨٩	.	.	١٩٤	.	.	٦٥	.	.	.	.	١٥١	١٠٨	٢٥٩	٤٠	٢٣	.	٩٣	
١٨٩٠	.	.	١٩٠	.	.	٧٩	.	.	.	.	١٦٣	١٠٦	٢٦٩	٤٠	١٩	.	٥٩	
١٨٩١	.	.	٢٠٨	.	.	١٠٢	.	٦	٦	٤٧	١٩٥	١٣١	٣١٦	٤٦	٢٦	١٩	٩١	
١٨٩٢	.	.	٢١٤	.	.	١٠٢	.	٣٧	٣٧	٦٦	٢١٦	١٣٧	٣٥٣	٣٨	٢٢	٢٩	٨٩	
١٨٩٣	.	.	٢٣١	.	.	١٢١	.	٤٨	٤٨	٦٩	٢٣٠	١٨٠	٤١٠	٤١	٢٠	.	٦١	
ميزان پنجساله	.	.	١٠٣٧	.	.	٤٦٩	.	٩١	٩١	١٨٢	٩٥٥	٦٦٢	١٦٠٧	٢٠٥	١١٠	٤٨	٣٩٣	٣٣٥/٢
اوسط سالانه	.	.	٢٠٧/٤	.	.	٩٣/٨	.	٣٠/٣	٣٠/٣	٦٠/٧	١٩١/٠	١٣٢/٤	٣٢١/٤	٤١/٠	٢٢/٠	٢٤	٧٨/٦	
١٨٩٤	١٣٩	١٣٦	٢٩٥	١٢١	٣١	١٥٢	.	٢٠	٢٠	٦١	٢٧٠	١٩٧	٤٦٧	٦٥	٢٨	.	٩٣	
١٨٩٥	١٤٥	١٩٥	٣٦٠	١٦٣	٤١	٢٠٥	.	١٣	١٣	٨٥	٣٢٩	٢٥٠	٥٧٩	٧٣	٣٧	.	١٠٩	
١٨٩٦	١٦٠	١٣٣	٣٠٣	١٧٣	٢٩	٢٠٢	.	٢٣	٢٣	٩٣	٣٢٣	١٩٧	٥٣٠	٥٧	٢٧	.	٨٣	
١٨٩٧	١٢٣	٨٩	٢١٣	١٣٢	٢٧	١٥٦	.	٢١	٢١	٥١	٢٥٦	١٣٧	٣٩٣	٣٣	٢٥	.	٥٩	
١٨٩٨	١٠٨	٧١	١٧٩	١٢١	٢٣	١٣٣	٥	١٥	٢٠	٢٢	٢٣٣	١٠٩	٣٤٣	٢٣	١٧	١٣	٥٣	
ميزان پنجساله	٧٠٦	٦٤٥	١٣٥١	٧١١	١٥١	٨٤٢	٥	٩٢	٩٩	٣١٣	١٤٢٢	٨٩٠	٢٣١٢	٢٥١	١٣٤	١٣	٣٩٨	١٧/٧
اوسط سالانه	١٤١/٢	١٢٩/٠	٢٧٠/٢	١٤٢/٢	٣٠/٢	١٦٨/٤	.	١٨/٤	١٩/٨	٦٢/٦	٢٨٤/٤	١٧٨/٠	٤٦٢/٤	٥٠/٢	٢٦/٨	.	٧٩/٦	
١٨٩٩	١٥٩	٩٦	٢٥٥	١٥٤	٢٠	١٧٤	١٣	١٥	٢٧	٣٦	٣٢٥	١٣١	٤٥٦	٣٨	١٧	١٠	٦٥	
١٩٠٠	١٩٨	٨٣	٢٨١	١٦٠	١٦	١٧٦	١١	٢٠	٣١	٤٨	٣٦٩	١١٩	٤٨٨	٤٨	١٦	١٦	٨٠	
١٩٠١	٢٢٨	٩٥	٣٢٣	١٧١	٣٤	١٩٥	١٦	٢٦	٤٢	٦٠	٤١٥	١٢٥	٥٤٠	٦٢	٢٢	٢٢	١٠٦	
١٩٠٢	٢٦٦	٨٤	٣٥٠	٢٠٤	٢٣	٢٢٧	٢٦	١٧	٤٣	٥٥	٤٩٦	١٢٤	٦٢٠	٢٨	٢٣	١٣	٦٢	
١٩٠٣	٢٦٠	١٠٤	٣٦٤	٢٢٢	٤٢	٢٨٤	٢٩	٢٦	٥٥	٦١	٥٣١	١٧٢	٧٠٣	٣٧	٣٥	١٦	٨٨	
ميزان پنجساله	١١١١	٤٦٢	١٥٧٣	٩٣١	١٢٥	١٠٥٦	٩٤	١٠٤	١٩٨	٢٦٠	٢١٣٦	٦٩١	٢٨٢٧	٢١٣	١١٣	٧٧	٤٠١	١٣/١
اوسط سالانه	٢٢٢/٢	٩٢/٤	٣١٤/٦	١٨٦/٢	٢٥/٠	٢١١/٢	١٨/٨	٢٠/٨	٣٩/٦	٥٢/٠	٤٢٧/٢	١٣٨/٢	٥٦٥/٤	٤٢/٦	٢٢/٦	١٥/٤	٨٠/٢	

نقشہ نمبر ۲ (حرف الف)

گوشوارہ نتیجہ امتحان انٹرنس مدرسۃ العلوم علیگڈھ من ابتدائے ۱۸۷۷ء لغایت ۱۹۰۲ء

سنہ	کلکتہ یونیورسٹی			الہ آباد یونیورسٹی			پنجاب یونیورسٹی			میزان			
	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	
۱۸۷۷	۱	۳	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۳	۴	
۱۸۷۸	۳	۳	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۳	۶	
۱۸۷۹	۳	۳	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۳	۶	
۱۸۸۰	۵	۸	۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۸	۱۳	
۱۸۸۱	۳	۵	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۵	۸	
۱۸۸۲	۳	۶	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۶	۹	
۱۸۸۳	۵	۱۴	۱۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۱۴	۱۹	
۱۸۸۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۱۸۸۵	۵	۱۱	۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۱۱	۱۶	
۱۸۸۶	۶	۹	۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶	۹	۱۵	
۱۸۸۷	۷	۱۵	۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۱۵	۲۲	
۱۸۸۸	۹	۸	۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۸	۱۷	
۱۸۸۹	۰	۰	۰	۷	۲۲	۲۹	۰	۰	۰	۷	۲۲	۲۹	
۱۸۹۰	۰	۰	۰	۳	۱۴	۱۷	۰	۰	۰	۳	۱۴	۱۷	
۱۸۹۱	۰	۰	۰	۵	۱۱	۱۶	۰	۰	۰	۵	۱۱	۱۶	
۱۸۹۲	۰	۰	۰	۴	۱۲	۱۶	۰	۰	۰	۴	۱۲	۱۶	
۱۸۹۳	۰	۰	۰	۳	۱۰	۱۳	۰	۰	۰	۳	۱۰	۱۳	
۱۸۹۴	۰	۰	۰	۳	۲۰	۲۳	۰	۴	۴	۳	۲۴	۲۷	
۱۸۹۵	۰	۰	۰	۴	۱۵	۱۹	۰	۴	۴	۴	۱۹	۲۳	
۱۸۹۶	۰	۰	۰	۰	۵	۵	۰	۹	۹	۰	۱۴	۱۴	
۱۸۹۷	۰	۰	۰	۲	۹	۱۱	۰	۵	۵	۲	۱۴	۱۶	
۱۸۹۸	۰	۰	۰	۰	سلہ ۵	۵	۰	۱۰	۱۰	۰	۱۵	۱۵	سلہ انٹرنس (۴) اسکول فائنل ایک
۱۸۹۹	۰	۰	۰	سکہ ۲	۹	۱۱	۰	۰	۰	۲	۹	۱۱	سکہ انٹرنس (۸) اسکول فائنل ایک
۱۹۰۰	۰	۰	۰	۴	۱۱	۱۵	۰	۰	۰	۴	۱۱	۱۵	
۱۹۰۱	۰	۰	۰	۲	سکہ ۱۷	۱۹	۰	۰	۰	۲	۱۷	۱۹	سکہ انٹرنس (۱۵) اسکول فائنل (۲)
۱۹۰۲	۰	۰	۰	سکہ ۵	سکہ ۱۳	۱۸	۰	۰	۰	۵	۱۳	۱۸	سکہ انٹرنس (۳) اسکول فائنل (۲) سکہ انٹرنس ... اسکول فائنل (۳)
میزان	۵۰	۸۵	۱۳۵	۴۴	۱۷۳	۲۱۷	۰	۳۲	۳۲	۹۴	۲۹۰	۳۸۴	

نقشہ نمبر ۲ (حرف ب)

گوشوارہ نتیجہ امتحان ایف اے مدرسۃ العلوم علیگڈھ من ابتداے سنہ ۱۸۸۰ء لغایت سنہ ۱۹۰۲ء

سنہ	کلکتہ یونیورسٹی			الہ آباد یونیورسٹی			میزان		
	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان
۱۸۸۰	۳	۲	۵	۰	۰	۰	۳	۲	۵
۱۸۸۱	۳	۲	۵	۰	۰	۰	۳	۲	۵
۱۸۸۲	۵	۲	۷	۰	۰	۰	۵	۲	۷
۱۸۸۳	۳	۳	۶	۰	۰	۰	۳	۳	۶
۱۸۸۴	۱	۲	۳	۰	۰	۰	۱	۲	۳
۱۸۸۵	۶	۴	۱۰	۰	۰	۰	۶	۴	۱۰
۱۸۸۶	۴	۵	۹	۰	۰	۰	۴	۵	۹
۱۸۸۷	۶	۵	۱۱	۰	۰	۰	۶	۵	۱۱
۱۸۸۸	۳	۱	۴	۰	۰	۰	۳	۱	۴
۱۸۸۹	۰	۰	۰	۲	۱۱	۱۳	۲	۱۱	۱۳
۱۸۹۰	۰	۰	۰	۴	۵	۹	۴	۵	۹
۱۸۹۱	۰	۰	۰	۲	۱۷	۱۹	۲	۱۷	۱۹
۱۸۹۲	۰	۰	۰	۴	۱۲	۱۶	۴	۱۲	۱۶
۱۸۹۳	۰	۰	۰	۳	۱۷	۲۰	۳	۱۷	۲۰
۱۸۹۴	۰	۰	۰	۳	۱۷	۲۰	۳	۱۷	۲۰
۱۸۹۵	۰	۰	۰	۸	۱۶	۲۴	۸	۱۶	۲۴
۱۸۹۶	۰	۰	۰	۴	۲۲	۲۶	۴	۲۲	۲۶
۱۸۹۷	۰	۰	۰	۱	۱۹	۲۰	۱	۱۹	۲۰
میزان	۳۴	۲۶	۶۰	۳۱	۱۳۶	۱۶۷	۶۵	۱۶۲	۲۲۷
۱۸۹۸	۰	۰	۰	۲	۱۱	۱۳	۲	۱۱	۱۳
۱۸۹۹	۰	۰	۰	۱	۱۵	۱۶	۱	۱۵	۱۶
۱۹۰۰	۰	۰	۰	۱	۲۳	۲۴	۱	۲۳	۲۴
۱۹۰۱	۰	۰	۰	۴	۱۵	۱۹	۴	۱۵	۱۹
۱۹۰۲	۰	۰	۰	۵	۳۲	۳۷	۵	۳۲	۳۷
میزان	۳۴	۲۶	۶۰	۴۴	۲۳۲	۲۷۶	۷۸	۲۵۸	۳۳۶

نقشہ نمبر ۲ (حرف ج)

گوشوارہ نتیجہ امتحان بی اے مدرستہ العلوم علیگڈہ من ابتدای سنہ ۱۸۸۲ع لغایت سنہ ۱۹۰۲ع

سنہ	کلکتہ یونیورسٹی			الہ آباد یونیورسٹی			میزان			
	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	
۱۸۸۲	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۱	
۱۸۸۳	۰	۲	۲	۰	۰	۰	۰	۱	۲	
۱۸۸۴	۱	۱	۲	۰	۰	۰	۱	۱	۲	
۱۸۸۵	۲	۱	۳	۰	۰	۰	۲	۱	۳	
۱۸۸۶	۰	۲	۲	۰	۰	۰	۰	۲	۲	
۱۸۸۷	۴	۳	۷	۰	۰	۰	۴	۳	۷	
۱۸۸۸	۲	۰	۲	۰	۰	۰	۲	۰	۲	
۱۸۸۹	۰	۰	۰	۲	۳	۵	۲	۳	۵	
۱۸۹۰	۰	۰	۰	۱	۱	۲	۱	۱	۲	
۱۸۹۱	۰	۰	۰	۲	۴	۶	۲	۴	۶	
۱۸۹۲	۰	۰	۰	۱	۸	۹	۱	۸	۹	
۱۸۹۳	۰	۰	۰	۱	۱	۱۰	۱	۹	۱۰	
۱۸۹۴	۰	۰	۰	۱	۱۸	۱۹	۱	۱۸	۱۹	
۱۸۹۵	۰	۰	۰	۳	۱۸	۲۱	۳	۱۸	۲۱	
۱۸۹۶	۰	۰	۰	۲	۱۷	۱۹	۲	۱۷	۱۹	
۱۸۹۷	۰	۰	۰	۲	۸	۱۰	۲	۸	۱۰	
میزان	۱۰	۹	۱۹	۱۵	۸۶	۱۰۱	۲۵	۹۵	۱۲۰	
۱۸۹۸	۰	۰	۰	۴	۱۶	۲۰	۴	۱۶	۲۰	
۱۸۹۹	۰	۰	۰	۳	۲۲	۲۵	۳	۲۲	۲۵	
۱۹۰۰	۰	۰	۰	۲	۲۱	۲۳	۲	۲۱	۲۳	
۱۹۰۱	۰	۰	۰	۰	۲۱	۲۱	۰	۲۱	۲۱	
۱۹۰۲	۰	۰	۰	۱	۳۰	۳۱	۱	۳۰	۳۱	
میزان	۱۰	۹	۱۹	۲۵	۱۹۶	۲۲۱	۳۵	۲۰۵	۲۴۰	

نوٹ بابت سنہ ۱۹۰۳ع کے ڈگری یافتگان یونیورسٹی ہاے کلکتہ وغیرہ کی تعداد تا ترتیب اس نقشہ کے معلوم نہیں ہوئی اس سے صرف

نقشہ نمبر ٢ (حرف د)

گوشوارہ نتیجہ امتحان ایم-اے مدرستہ العلوم علی گڈہ من ابتدای ١٨٨٧ء لغایت ١٩٠٢ء

سنہ	کلکتہ یونیورسٹی			الہ آباد یونیورسٹی			میزان			
	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	
١٨٨٧	٠	١	١	٠	٠	٠	٠	١	١	
١٨٩٢	٠	١	١	١	٠	١	١	١	٢	
١٨٩٣	٠	٢	٢	٠	٠	٠	٠	٢	٢	
١٨٩٥	٠	٢	٢	٠	٠	٠	٠	٢	٢	
١٨٩٦	٠	٠	٠	٠	٣	٣	٠	٣	٣	
١٨٩٨	٠	٠	٠	٠	٢	٢	٠	٢	٢	
١٩٠١	٠	٠	٠	٠	١	١	٠	١	١	
١٩٠٢	٠	٠	٠	١	٠	١	١	٠	١	
میزان	٠	٦	٦	٢	٦	٨	٢	١٢	١٤	
١٩٠١	٠	٠	٠	١	٠	١	١	٠	١	فرسٹ ڈی ایس سی
١٩٠٣	٠	٠	٠	٠	١	١	٠	١	١	
میزان	٠	٠	٠	١	١	٢	١	١	٢	

نقشہ نمبر ۲ (حرف ہ)

گوشوارہ نتیجہ امتحان ایل ایل بی الہ آباد یونیورسٹی مدرسۃ العلوم علیگڈہ ـ من ابتداء سنہ ۱۸۹۲ء لغایت سنہ ۱۹۰۲ء

سنہ	ہندو	مسلمان	میزان	
۱۸۹۲	۲	۰	۲	
۱۸۹۳	۲	۱	۳	
۱۸۹۴	۰	۴	۴	
۱۸۹۵	۱	۲	۳	
۱۸۹۶	۳	۲	۵	
۱۸۹۷	۰	۵	۵	
۱۸۹۸	۰	۵	۵	
۱۸۹۹	۰	۲	۲	
۱۹۰۰	۰	۰	۰	
۱۹۰۱	۰	۱	۱	
۱۹۰۲	۰	۰	۰	
میزان	۸	۲۲	۳۰	

نقشہ نمبر ۳ (حرف الف)

نتیجہ امتحانات ایم اے و بی اے مدرسۃ العلوم علیگڈھ من ابتدای سنہ ۱۸۸۲ء لغایت سنہ ۱۹۰۲ء بمقابلہ کل کالج ہائے ہندوستان

سن	تفصیل یونیورسٹی و تعداد مسلمانان پاس شدہ						تعداد مسلمانان پاس شدہ ایم اے او کالج	نسبت فیصدی مسلمانان پاس شدہ	
	کلکتہ یونیورسٹی	مدراس یونیورسٹی	بمبئی یونیورسٹی	پنجاب یونیورسٹی	الہ آباد یونیورسٹی	میزان		بمقابلہ کل مسلمانان	بمقابلہ الہ آباد یونیورسٹی
۱۸۸۲-۸۷	۸۰	۱۲	۷	۱۱	۰	۱۱۰	۱۰	۹ر۰۹	۰
۱۸۸۸-۹۲	۹۰	۹	۷	۴۴	۵۳	۲۰۳	۱۷	۸ر۳	۲ر۰۷
۱۸۹۳	۲۳	۲	۳	۱۵	۲۵	۹۸	۱۱	۱۶ر۱	۴۴
۱۸۹۴	۲۳	۶	۴	۲۰	۴۰	۹۳	۱۸	۱۹ر۳	۴۵
۱۸۹۵	۲۲	۳	۴	۶	۴۵	۸۰	۲۰	۲۵	۴۴
۱۸۹۶	۲۲	۸	۵	۱۵	۲۸	۷۸	۲۰	۲۵ر۶۰	ر۴
۱۸۹۷	۱۷	۷	۲	۲۱	۲۷	۷۴	۸	۱۳ر۵	ر۰۳
میزان پنجسالہ	۱۰۷	۲۶	۱۸	۷۷	۱۶۵	۳۹۳	۷۷	۱۹ر۵	ر۶
۱۸۹۸	۱۷	۵	۳	۲۰	۳۲	۷۷	۱۸	۲۳ر۳	۹ر۲
۱۸۹۹	۳۰	۴	۱۰	۲۸	۴۳	۱۱۵	۲۲	۱۹ر۱	۵۱
۱۹۰۰	۲۶	۲	۶	۱۹	۳۳	۸۶	۲۱	۲۴ر۴	ر۶
۱۹۰۱	۲۴	۰	۵	۲۳	۳۷	۸۹	۲۲	۲۴ر۷	۵۹
۱۹۰۲	۲۴	۷	۰	۳۳	۴۷	۱۱۱	۳۰	۲۷ر۰۲	۶۳
میزان پنجسالہ	۱۲۱	۱۸	۲۴	۱۲۳	۱۹۲	۴۷۸	۱۱۳	۲۳ر۷	ر۸
میزان کل	۳۹۸	۶۵	۵۶	۲۵۵	۴۱۰	۱۱۸۴	۲۱۷	۱۸ر۴	ر۹

نقشہ نمبر ۳ - حرف (ب)

تفصیل کامیاب طلبا مدرسۃ العلوم علیگڈھ - ایم - اے و بی - اے من ابتدائی ۱۸۸۲ء لغایت سنہ ۱۹۰۲ء

تفصیل ڈگری یافتگان

سنہ	ایم - اے			بی - اے			میزان			کیفیت
	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	
۱۸۸۲	۰	۰	۰	۱	۰	۱	۱	۰	۱	
۱۸۸۳	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۰	۲	۲	
۱۸۸۴	۰	۰	۰	۱	۱	۲	۱	۱	۲	
۱۸۸۵	۰	۰	۰	۲	۱	۳	۲	۱	۳	
۱۸۸۶	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۰	۲	۲	
۱۸۸۷	۰	۱	۱	۴	۳	۷	۴	۴	۸	
میزان	۰	۱	۱	۸	۹	۱۷	۸	۱۰	۱۸	
۱۸۸۸	۰	۰	۰	۲	۰	۲	۲	۰	۲	
۱۸۸۹	۰	۰	۰	۲	۳	۵	۲	۳	۵	
۱۸۹۰	۰	۰	۰	۱	۱	۲	۱	۱	۲	
۱۸۹۱	۰	۰	۰	۲	۴	۶	۲	۴	۶	
۱۸۹۲	۱	۱	۲	۱	۸	۹	۲	۹	۱۱	
میزان	۱	۱	۲	۸	۱۶	۲۴	۹	۱۷	۲۶	
۱۸۹۳	۰	۲	۲	۱	۹	۱۰	۱	۱۱	۱۲	
۱۸۹۴	-	۰	۰	۱	۱۸	۱۹	۱	۱۸	۱۹	
۱۸۹۵	۰	۲	۲	۳	۱۸	۲۱	۳	۲۰	۲۳	
۱۸۹۶	۰	۳	۳	۲	۱۷	۱۹	۲	۲۰	۲۲	
۱۸۹۷	۰	۰	۰	۲	۸	۱۰	۲	۸	۱۰	
میزان	۰	۷	۷	۹	۷۰	۷۹	۹	۷۷	۸۶	
۱۸۹۸	۰	۲	۲	۴	۱۶	۲۰	۴	۱۸	۲۲	
۱۸۹۹	۰	۰	۰	۳	۲۲	۲۵	۳	۲۲	۲۵	
۱۹۰۰	۰	۰	۰	۲	۲۱	۲۳	۲	۲۱	۲۳	
۱۹۰۱	۰	۱	۱	۰	۲۱	۲۱	۰	۲۲	۲۲	
۱۹۰۲	۱	۰	۱	۱	۳۰	۳۱	۲	۳۰	۳۲	
میزان	۱	۳	۴	۱۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۲	۱۱۳	۱۲۵	
میزان کل	۲	۱۲	۱۴	۳۵	۲۰۵	۲۴۰	۳۷	۲۱۷	۲۵۴	

نقشۂ آمدنی زر چندہ

سنہ	تعمیرات: تعمیر عام	مسجد	کرزن ہسپتال	توسیع کمرہ یونین کلب	بیک میموریل فنڈ	مکلاش بورڈنگ ہوس	میزان
۱۸۹۳	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۸۹۴	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۸۹۵	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۸۹۶	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۸۹۷	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۸۹۸	.	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۸۹۹	.	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۹۰۰	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
۱۹۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]
۱۹۰۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نہایت ۱۸ جولائی ۱۹۰۳	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	.	.	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ نمبر ۱

...ہ مدرسۃ العلوم علیگڈھ من ابتدای ۱۸۹۷ء لغایت ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء

اسکالرشپ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اسکالرشپ	لافنڈ							
.	.	.	[illegible]	.	.	.	.	.
.	.	.	[illegible]	.	.	.	.	.
.	.	.	[illegible]	.	.	.	.	.
.	.	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	.
[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	.
[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	.
[illegible]	.	.	[illegible]	.	.			
[illegible]	.	.	.	.	.		[illegible]	[illegible]
[illegible]	.	.	.	.	.	.	.	.
[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.		[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مطبع احمدی علیگڈہ میں عربی فارسی اردو کتابیں اور ہر قسم کے کاغذات و اشتہارات نہایت خوشخطی اور صفائی کے ساتھ معتدل نرخ پر چھاپے جاتے ہیں۔ صحت کا جسقدر اہتمام و التزام ہمارے مطبع میں کیا جاتا ہے غالباً اس سے بہتر ہندوستان کے کسی دوسرے مطبع میں ہونا ناممکن ہے۔

جن صاحبونکو مطبع احمدی میں کوئی فرمائش چھپوانیکا اتفاق ہوا ہے اُنہوں نے تسلیم کیا ہے کہ مطبع احمدی میں خوشخطی اور صفائی اور بالخصوص صحت کا التزام قابل تعریف ہے۔

شائقانِ علوم اگر کسی کتاب کا عربی فارسی یا انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرانا چاہیں یا کسی ترجمہ و تالیف کی انڈکس و فہرست تیار کرانا چاہیں یا کسی ترجمہ و تالیف پر نظر ثانی کرانا چاہیں تو مطبع کی ذریعے سے بآسانی ہوسکتا ہے۔

مطبع احمدی کے ذریعہ سے ہندوستان۔ مصر۔ بیروت اور قسطنطنیہ کی چھپی ہوئی اُردو۔ عربی و فارسی۔ و ترکی کتابیں طلب کی جاسکتی ہیں۔

جملہ امور کی نسبت خط و کتابت بنام منیجر مطبع احمدی۔ علیگڈہ ہونا چاہیئے۔